وضو کے بعد چھینٹے مارنا

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

وضو کے بعد شرمگاہ اور کپڑے پر چھینٹے مارنا جائز ہے۔

❁ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا تَوَضَّأَ نَضَحَ فَرْجَهٗ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وضو کرتے، تو شرمگاہ پر چھینٹے مارتے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :1/166 ، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

كَانَ يَنْضَحُ بَيْنَ جِلْدِهٖ وَثِيَابِهٖ .

''آپ رضی اللہ عنہ شرمگاہ اور کپڑے پر چھینٹے مارتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :1/166 ، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهٗ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ فَفَرَغَ قَالَ بِكَفٍّ مِنْ مَاءٍ فِي إِزَارِهٖ هٰكَذَا .

''آپ رحمہ اللہ جب وضو کرتے، تو بعد میں ہتھیلی بھر پانی لیتے اور اپنے تہبند میں چھینٹے مارتے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :1/167 ، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ عبیداللہ بن عمر بن حفص رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ أَبِي يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

''میرے والد محترم بھی ایسا کیا کرتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :166/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنِ الْبِلَّةِ أَجِدُهَا فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ : يَا ابْنَ أَخِي انْضَحْهُ وَالْهُ عَنْهُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ قَالَ : فَفَعَلْتُ فَذَهَبَ عَنِّي .

''میں نماز میں تری محسوس کرتا تھا، میں نے قاسم بن محمد رحمہ اللہ نے سوال کیا، تو فرمایا: بھتیجے! پانی کے چھینٹے لگالیں، شک کو دور کریں، کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ (مغیرہ کہتے ہیں:) ایسا کرنے سے میرا شک زائل ہو گیا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :166/1، وسندهٗ حسنٌ)

❁ جعفر بن برقان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ بِلَّةً يَجِدُهَا فَقَالَ لَهٗ مَيْمُونٌ : إِذَا أَنْتَ تَوَضَّأْتَ فَانْضَحْ فَرْجَكَ وَمَا يَلِيهِ مِنْ ثَوْبِكَ بِالْمَاءِ فَإِنْ وَجَدْتَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَقُلْ : هُوَ مِنْ ذٰلِكَ .

''ایک شخص میمون بن مہران رحمہ اللہ کے پاس آیا اور شکایت کی کہ اُسے تری محسوس ہوتی ہے، تو میمون رحمہ اللہ نے فرمایا: جب آپ وضو کریں، تو شرمگاہ اور کپڑے پر پانی سے چھینٹے مار لیں، اس کے باوجود وسوسہ محسوس کریں، تو یہ خیال کریں کہ یہ تری چھینٹوں کی وجہ سے ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :167/1، وسندهٗ حسنٌ)

❁ علمائے احناف کا فتویٰ ہے:

لَوْ عَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ كَثِيرًا لَا يَلْتَفِتُ إِلٰى ذٰلِكَ كَمَا فِي الصَّلَاةِ وَيَنْضَحُ فَرْجَهٗ بِمَاءٍ حَتّٰى لَوْ رَأَى بَلَلًا حَمَلَهٗ عَلٰى بَلَّةِ الْمَاءِ .

''اگر بہت زیادہ شیطانی وساوس محسوس کرے، تو ان وساوس کو خاطر میں نہ لائے، جیسا کہ نماز میں (وساوس آتے ہیں اور ان کی طرف التفات نہیں کیا جاتا۔) نیز شرمگاہ پر چھینٹے مارے، اگر وہ (وسوسے کی بنا پر) تری محسوس کرے، تو یہ خیال کرے کہ یہ چھینٹوں کی وجہ سے ہے۔''

(فتاویٰ عالمگیری:1/49)

شافعی، مالکی اور حنبلی علما کا بھی یہی فتویٰ ہے۔

مرفوع روایات:

اس بارے میں کوئی مرفوع روایت ثابت نہیں۔

❁ حکم بن سفیان ثقفی بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَالَ يَتَوَضَّأُ وَيَنْتَضِحُ .

''رسول اللہ ﷺ جب پیشاب کرتے، تو وضو کرتے اور (بعد میں شرمگاہ پر) چھینٹے مارتے۔''(سنن أبي داود : 166، السّنن الكبرى للنّسائي : 134)

یہ حدیث مضطرب (ضعیف) ہے۔ حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم ثقفی کو قاضی شریک، امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام ابو حاتم، امام علی ابن المدینی اور حافظ ابن القطان فاسی وغیرہم رحمہم اللہ نے تابعی شمار کیا ہے۔ جبکہ امام ابو زرعہ اور حافظ ابن عبد البر رحمہما اللہ سمیت بعض اہل علم اسے صحابی سمجھتے ہیں۔

اضطراب کی صورت یہ ہے کہ بعض رواۃ اس حدیث کو حکم بن سفیان عن النبی کی سند سے ذکر کرتے ہیں اور بعض رواۃ حکم بن سفیان عن ابیہ عن النبی کی سند سے ذکر کرتے ہیں۔ دونوں میں شدید اضطراب ہے، ترجیح کی کوئی صورت نہیں۔

اہل علم کی تحقیق:

اس حدیث کے متعلق اہل علم کے اقوال ملاحظہ ہوں؛

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِضْطَرَبُوا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ .

''اس حدیث میں رواۃ اضطراب کا شکار ہیں۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 50)

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدِيثُهٗ مُضْطَرِبٌ . ''حکم بن سفیان کی حدیث مضطرب ہے۔''

(الكاشف : 1176)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ اخْتِلَافٌ كَثِيرٌ عَلٰى مُجَاهِدٍ، وَقَدْ أُعِلَّ بِالْاِضْطِرَابِ .

''اس حدیث میں مجاہد پر (راویوں کا) کثیر اختلاف ہے۔ اس حدیث میں (ضعف کا) سبب اضطراب قرار دیا گیا ہے۔'' (اتّحاف المَهَرة : 4/315)

❀ نیز فرمایا:

فِي حَدِيثِهِ اضْطِرَابٌ . ''حکم بن سفیان کی حدیث میں اضطراب ہے۔''

(تقريب التّهذيب : 1442)

۞ حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف کی فصل میں ذکر کیا ہے۔

(خلاصة الأحكام: 123/1)

۞ علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ لَا يَصِحُّ مَتْنُهٗ لِأَنَّ فِيهِ اضْطِرَابًا كَثِيرًا .

''اس حدیث کا متن ثابت نہیں، کیونکہ اس میں بہت زیادہ اضطراب ہے۔''

(تمام المنّة، ص 66)

۷، مئی، ۲۰۲۰ء